عبدالرحمٰن الفریوائی

سُنّی مسلمانوں کا شہر

حلبچہ

عراقی جارحیت اور تشدد کا منہ بولتا اور جیتا جاگتا ثبوت

جب خلیجی جنگ جاری تھی تو اس وقت مجھے عراقی شہر "حلبچہ" کے اہالیان پر رسوائے زمانہ صدر صدام کے انسانیت سوز اور لرزہ خیز مظالم کی کچھ تصویری جھلکیاں موصول ہوئیں جنہیں دیکھنے سے کلیجہ منہ کو آتا اور جگر پاش پاش ہوا چاہتا تھا۔ کیونکہ زہریلی کیمیاوی گیسوں کے اندھا دھند استعمال سے سن کردہ مسلمانوں کی بگڑی ہوئی بے گور و کفن لاشیں جگہ جگہ بکھری پڑی دکھائی دیتی تھیں ہم ان تصویروں کی مدد سے حلبچہ شہر کی اس داستانِ خونچکاں کو الفاظ کے قالب میں ڈھال کر صفحۂ قرطاس پر منتقل کرنا چاہتے تھے تاکہ اس خونخوار بھیڑیے کو صلاح الدین ایوبی قرار دینے والے اس کے مکروہ عزائم سے آگاہ ہوسکیں لیکن عدیم الفرصتی کی وجہ سے بروقت ایسا نہ ہوسکا۔ تاہم ہم دورِ وقت کے گھناؤنے کردار سے پردہ اٹھانا بھی ضروری تھا۔ چنانچہ ہفت روزہ "الدعوة" میں شیخ عبدالرحمٰن الفریوائی نے ہمت کرکے صدام کے بدنما چہرے سے پردہ اٹھایا جس کا اردو ترجمہ ہمارے موقر جریدہ ہفت روزہ "ترجمان" دہلی مجریہ ۳ اپریل میں شائع ہوا۔ انتہائی شکریہ کے ساتھ یہ معلوماتی اور المناک مضمون ہدیۂ قارئین ہے (ابو محمد)

ستر ہزار مسلمانوں کو ایک دن بلکہ چند منٹوں میں صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے تو کیسا اس کا تصور کیا جا سکتا ہے؟ کہ اس دلدوز تاریخ کے لکھنے والے قلم میں ارتعاش نہ ہو جائے۔ زبان و قلم کی وہ کون سی صنعت ہے جو اس اجتماعی قتل عام کی حقیقی تصویر کشی کر سکے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے کی صرف صدام جیسا ملحد اور منکر دین طاغوت سفاک مجرم ہی جرأت کر سکتا ہے

حلبچہ کا عظیم سانحہ امتداد زمانہ کے ساتھ ہلاکو عراق کے ظلم و طغیان اور سرکشی کی داستان سناتا رہے گا۔

سبعون الفا کاساد الشری

فضجت جلودھم قبل نضج التین والعنب

(انگور اور انجیر کی فصل پکنے سے پہلے ہی ستر ہزار بہادر شیروں کے چمڑے پک گئے۔

مندرجہ بالا شعر فتح عموریہ کے موقع پر کہا گیا تھا۔ شیطان کی راہ کے مجاہد اکبر صدام کے ہاتھوں ستر ہزار مسلمانوں کے قتل ذنبا ہی پر آج ہم اس شعر کو پڑھ رہے ہیں۔

یہ سب باتیں حیرت و استعجاب کی ہیں لیکن اس سے بھی زیادہ حیرت و استعجاب کی بات یہ ہے کہ لوگ ایسے مجرموں کی تصدیق اور اسکی تقلید کرتے ہیں اسلامی شہر حلبچہ کے سانحہ پر مجرمانہ سکوت ہی کی امت عربیہ آج فصل کاٹ رہی ہے۔ صدام کی آتش پیاس کو جب اس کی اپنی قوم کا خون نہیں بجھا سکا تو وہ دوسری اقوام کے خون کا پیاسا ہو گیا۔

مسلمانان عالم کی نگاہوں کے سامنے صدام ستر ہزار مسلمانوں کو زہریلے کیمیاوی ہتھیاروں سے کیڑے کی طرح فنا کے گھاٹ اتارتا اور انہیں تباہ و برباد کر دیتا لیکن کہیں سے اس کے خلاف آواز نہیں اٹھتی ہے۔ برخلاف اس کے دوسری طرف دنیا میں صرف ایک آدمی کے قتل پر قیامت مچ جاتی ہے۔

اگر ان کے ہزاروں آدمی قتل کر دیے جائیں تو اضطراب و بے چینی کا کیا عالم ہو گا لیکن عربوں کا معاملہ بڑا عجیب و غریب ہوتا ہے۔ اس قوم کو جس وقت بولنا ضروری ہوتا ہے تو خاموش رہتی ہے اور جب ضروری طور پر حرکت و عمل اور اقدام کی بات آتی ہے تو صرف زبانی جمع خرچ پر اکتفا کرتی ہے۔

ہٹلر نے ہزاروں جرمنوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ہزاروں افراد کو اجتماعی طور پر نذر آتش کر دیا تاکہ ان لوگوں سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکے۔ اسی طرح سے اجتماعی طور پر مسولینی نے ہزاروں اٹلیوں کو ہلاک کر دیا۔

صدام حسین نے سینکڑوں افراد کو تختہ دار پر انفرادی طور پر لٹکانے پر اکتفا نہ کر کے اجتماعی طور پر حلبچہ کے ہزاروں افراد کو جدید ترین کیمیاوی ہتھیاروں اور زہریلی گیسوں کے ذریعہ ختم کر دیا۔ اس طرح کا خوفناک اسلحہ اس قوم مسلم کے خلاف استعمال کیا جو نہتی تھی۔

حلبچہ کو جرم کی ابدی داستان کے طور پر یاد کیا جائے گا۔ حلبچہ کی قوم کا تعارف کیا ہے؟ صدام نے ان کو تباہ و برباد کرنے کی مجرمانہ کاروائی کس طرح کی؟

جرم کا موقع و محل

حلبچہ کو قضاء حلبچہ یعنی چھوٹا حلب کہا جاتا ہے۔ مورخین بقول حلب شام (دمشق) سے محبت کی بنا پر اس شہر کا نام حلبچہ پڑا۔ یہ بغداد کے شمال مشرق میں ۲۶۰ کیلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔

صدام کی کیمیاوی بمباری اور زہریلی گیس کے حملے سے پہلے اس شہر کی آبادی ستر ہزار کی تھی۔ شہر کے اکثر لوگ کھیتی باڑی اور مویشیوں کی تربیت کا کام کرتے تھے۔ بعض کے پاس ہلکی پھلکی صنعتیں بھی تھیں۔ حلبچہ اپنی مساجد کی کثرت اور معہد شرعی کی بنا پر مشہور تھا۔ جہاں سے دعاۃ و مبلغین فارغ ہوتے تھے۔

حلبچہ کے تابع متعدد اہم شہر تھے۔ شہر ناحیہ حلبچہ تقریباً اسی سال پہلے آباد ہوا تھا۔ یہ حلبچہ سے دس کیلومیٹر دور بحیرہ دربندخاں کے مشرق میں واقع ہے۔

کیمیاوی بمباری سے پہلے اس کی آبادی بیس ہزار تھی۔ سرکاری مدارس کے علاوہ

چار بڑی جامع مسجدیں ایک اسلامی مدرسہ جس میں ۱۰۰ طلبہ دینی علوم پڑھتے تھے۔ صدام نے جس دن حلبچہ پر کیمیاوی اسلحوں سے بمباری کی تھی اسی کے ساتھ اسکو بھی برباد کر دیا تھا۔

خورمال: یہ اس علاقہ کا اہم شہر ہے جو حلبچہ کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ ۱۹۷۸ء میں صدام نے اس شہر کے سارے پرانے محلوں کو تباہ و برباد کر دیا تھا۔ اس کے باشندے ہجرت کر گئے تھے، پھر نئے محلے بنائے گئے جس میں کیمیاوی بمباری سے قبل ۱۵ ہزار لوگ آباد تھے سانحہ حلبچہ کے دن اس کو بھی تباہ کر دیا گیا۔ حلبچہ کے قرب و جوار میں مختلف قصبات اور گاؤں تھے جن میں چالیس ہزار سے زیادہ لوگ رہتے تھے۔ پورے علاقہ کو حلبچہ کے ساتھ کیمیاوی ہتھیاروں زہریلی گیسوں کے ذریعہ ختم کر دیا گیا۔

حلبچہ میں اسلامی بیداری

حلبچہ اور اس کے مضافاتی علاقے اپنی دینی بیداری میں مشہور تھے۔ حلبچہ والوں کی اسلام سے محبت و شفقت کوئی ڈھکی چھپی بات نہ تھی۔ حتیٰ کہ جس وقت پورے عراق میں لادینی اور الحادی نظام حکومت نافذ کیا گیا تھا اس وقت بھی اس علاقہ میں اس الحادی نظام کا نفاذ بڑا مشکل مسئلہ تھا۔ اور جس وقت کمیونزم جیسے باطل نظریات اور الحادی مذاہب قرداغ اور دربندیخان جیسے کرد شہروں میں پھیلنا شروع ہو گئے تھے، حلبچہ وغیرہ کے علاقوں میں انکی حمایت کرنے والا کوئی نہ تھا۔ یہ الحادی تحریکیں وہاں پوری طرح ناکام تھیں۔

تعلیم یافتہ طبقہ، مسلم نوجوانوں اور الحادی افکار و مذاہب کے مابین منظم اسلامی عمل ایک مضبوط دیوار بن گیا۔ حتیٰ کہ سرکاری اداروں کے، جو کہ عراقی نظام کے سارے ملازمین دیندار اور صدامی بعثی مذہب کے منکر تھے۔ حلبچہ اور اس کے مضافات میں عام اسلامی بیداری کی ایک وجہ یہ تھی کہ یہاں کے مدارس کے ذمہ دار دین پسند اور دین کے لیے کام کرنے والے نوجوان تھے۔

حلبچہ اپنے علماء و فقہاء کی وجہ سے مشہور تھا جو اللہ کے بارے میں کسی لعنت ملامت کا خوف نہیں کھاتے تھے۔ یہاں کا معہد اسلامی جس کے ناظم و مربی سید نجم الدین تھے، عراق کا اہم دینی ادارہ تھا جہاں سے علماء و مبلغین فارغ ہوئے اور علاقہ میں دعوت و تبلیغ کا فریضہ انجام دیتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت علماء و فضلاء اور پرجوش مسلم نوجوانوں کی جدّ و جہد اور مساعی سے اسلامی دعوت کا کام برابر پھیلتا رہا حتیٰ کہ حلبچہ، سیروان، سید صادق کے تقریباً تمام گاؤں کی مساجد کا انتظام و انصرام نوجوانوں بالخصوص معہد اسلامی حلبچہ اور کلیۃ الشریعۃ بغداد کے ہاتھوں میں چلا آیا۔ اس لیے ۱۹۷۰ء، ۱۹۷۴ء میں جو شدید قومی مظاہروں اور جلوسوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تو یہ کوئی قابل تعجب بات نہ تھی۔ ان مظاہروں کی قیادت علماء نے کی۔ ان لوگوں نے نفاذِ شریعت کا مطالبہ کیا اور ہر طرح کے الحادی مذاہب کو جن کا مقصد شریعت اسلامیہ کے نفاذ اور شرعی و اسلامی قوانین پر عمل کے مقصد سے دور کرنا تھا۔ رد کر دیا۔

کردستانی علاقہ بالخصوص حلبچہ اور اس کے مضافاتی شہروں اور قصبوں میں اسلامی بیداری کی لہر کافر و ملحد صدامی نظام حکومت کے لیے سب سے بڑا دردِ سر بن گئی۔ وہاں کی ۱۱۸ مسجدوں کو اس کافرانہ نظام حکومت نے حقد و کینہ اور تمرد و سرکشی سے دیکھنا شروع کر دیا۔ اور اس فکر میں پڑ گیا کہ جس طرح سے عراق کے دوسرے شہروں میں علماء اسلام اور نوجوانانِ ملت کو کیفر کردار تک پہنچا دیا گیا ہے حلبچہ کے علماء اور نوجوانوں کے خاتمہ کا موقع مل جائے۔

اربابِ کفر و الحاد کے اجتماعات

صدام اور اس کی ملحد "بعث" پارٹی کی میٹنگوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ تاکہ اسلامی شہر حلبچہ کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ سب سے پہلے ان لوگوں نے حلبچہ کے باشندوں کو اپنے شہروں، قصبات اور گاؤں سے منتشر کرنے اور باہر نکال دینے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ ۸۳ سے زیادہ گاؤں اور قضاء حلبچہ کے ایک

چھوٹے شہر کے لوگوں کو باہر نکال دیا گیا۔ حلبچہ کے لوگوں کے مابین سرگوشیاں شروع ہو گئیں۔ اس طرح ۱۴ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ کو ایک زبردست اسلامی تومی مظاہرہ ہوا جس کا استقبال صدام کے نظام حکومت اور اس کی فوجوں نے نہتے مظاہرین پر گولی چلا کر کیا۔ جابر ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں نے شہر کو گھیر لیا اور بموں اور گولوں نے حلبچہ کے باشندوں کو بھون کر رکھ دیا۔

لیکن جلوس اور مظاہروں کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ اس میں شدت آتی گئی۔ عراقی فوج میں سے دو ہزار کرد فوجی بھی ان مظاہرات میں شریک ہو گئے۔ سید صادق سیروان عرب شہروں میں پرتشدد انتفاضہ پھوٹ پڑا۔ صدام کی حکومت نے آدھے گھنٹے میں پورا علاقہ خالی کر دینے کا اعلان کیا ورنہ بمباری شروع ہو جائے گی چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے صدام کے ٹینکوں نے "کافی" کو برباد کر دیا اور علاقہ کے شہروں اور دیہاتوں میں مسلم نوجوانوں کی بڑے پیمانے پر گرفتاری کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ علما اور فقہاء کو چن چن کر گرفتار کیا گیا۔ اور ان سے بغداد اور بصرہ کی جیلوں کو بھر دیا۔ سیکڑوں افراد کو فوراً تہہ تیغ کر دیا گیا۔ مساجد میں جو نوجوان امامت کے فرائض انجام دیتے تھے ان کو دھمکیاں دی گئیں لیکن صدام کا نظام اس میں بھی ناکام رہا۔

مجرمانہ حرکت

حلبچہ کی تباہی و بربادی میں ٹینکوں کی تباہی و بربادی میں ٹینکوں کی ناکامی کے بعد شہریوں نے سوچا کہ اب جنگی جہازوں سے حملہ ہوگا۔ چنانچہ ۱۶ فروری ۱۹۸۸ء کی صبح کو ٹھیک دس بج کر ۴ منٹ پر حلبچہ کی فضاؤں میں عراقی لڑاکا جہازوں کی ایک قطار نظر آئی جس نے گھنی آبادی والے علاقوں پر بمباری شروع کر دی۔ لوگوں نے سوچا کہ صدام کی بعث پارٹی ملکی یہ کاروائی ہے سو، پچاس لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار کر اور کچھ لوگوں کے گھروں کو تباہ کر کے یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا لیکن مسلسل چار گھنٹے تک یہ بمباری جاری رہی۔ شاہدین کا بیان ہے کہ آٹھ آٹھ جہاز بمباری کرتے رہے جب وہ بمباری کر چکتے تو دوسرے جہاز مسلسل پہنچ جاتے۔ یہی سلسلہ دو بجے دن تک جاری رہا۔ ہزاروں آدمی ہلاک ہو گئے۔

لوگ غاروں اور پناہ گاہوں میں جا چھپے۔ شہر کے اکثر مکانات تباہ و برباد ہو گئے اس اندھا دھند بمباری کے ایک گھنٹے کے بعد لوگوں نے سوچا کہ عراقی فضائیہ کی مہم اب ختم ہو چکی ہے کیونکہ شہر کو تباہ و برباد کیا جا چکا ہے۔

لیکن تین بجے دن میں ٹھیک ایک گھنٹہ بعد "میراج ۔ ۱" جہازوں نے زہریلی کیمیاوی گیسوں کا چھڑکاؤ شروع کر دیا۔ اور میدان میں اکٹھا لوگوں پر بھی ان زہریلی گیسوں کی بمباری کی گئی زرد اور سفید بادل شہر پر چھا گئے۔ اس سے لہسن اور سڑے کھیرے کی بدبو نکل رہی تھی۔ لوگوں نے یہ سمجھا کہ جلے درختوں اور نباتات کی بدبو ہے اس لیے اپنے گھروں اور پناہگاں اور غاروں سے باہر نہیں نکلے اور دیکھتے ہی دیکھتے ضیق تنفس کا شکار ہونے لگے۔ آنکھیں سرخ ہونے لگیں اور بینائی جاتی رہی۔ قے آنے لگی اور بے ہوشی طاری ہونے لگی۔ جو لوگ باہر نکل سکے نکل بھاگے جو لوگ زندہ رہ گئے۔ انھوں نے بڑے عجیب و غریب اور ہولناک مناظر دیکھے بہت بڑے جرم بلکہ سب سے بڑے جرم کا مشاہدہ کیا۔

جو لوگ پہاڑوں پر چڑھ سکتے تھے وہ پہاڑوں پر جا چڑھے لیکن ان لوگوں پر بھی صدام کے جہازوں نے زہریلی گیس پھینکیں۔ اور کیمیاوی بم برسائے۔ سیکڑوں بلکہ ہزاروں لوگ مردہ ٹڈی کی طرح زمین پر گرے نظر آئے۔

دنیا والوں نے ایسے ہولناک مناظر کا مشاہدہ نہ کیا ہوگا اور نہ ہی تاریخ میں اس قسم کا جرم وقوع پذیر ہوا ہوگا۔ صدام اپنے جرائم میں دنیا کے مشہور مجرموں سے بھی آگے چلا گیا۔ ہٹلر، مسولینی، چادچیکو میں سے کسی کے حاشیۂ خیال میں بھی اس طرح کا بھیانک جرم نہیں آیا ہوگا۔

قیامت خیز منظر ملاحظہ کیجیے۔

یہ ماں کی گود میں ایک چھوٹا بچہ ہے جس کی جان بچانے کے لیے ماں اس کو اپنے سینے سے چمٹائے ہوئے ہے لیکن دونوں موت کی آغوش میں سوئے پڑے ہیں یہ ایک عورت ہے اپنے کندھے پر ایک بچہ کو اٹھائے ہوئے ہے پیچھے ایک بچہ

اور ہے راستہ میں سب کے سب مرے پڑے ہیں۔ ایک پیاسی بڑھیا پانی مانگ رہی ہے لیکن کوئی پانی دینے والا نہیں زخمی باپ حیران و پریشان ہے کہ وہ جان بلب بیوی کو پانی پلائے اور اپنی پیاسی بیٹیوں کی پیاس بجھائے۔

یہ ایک چھوٹی بچی ہے ماں اس کو زندگی کی تلاش میں گھر سے باہر نکال دیتی ہے لیکن راستہ میں پھیلی زہریلی گیس سے دونوں مرجاتے ہیں۔

ہزاروں لوگ پہاڑوں کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ ہوائی جہازوں کا تعاقب کر رہے ہیں۔ جہازوں کی ایک قطار ان نہروں اور تالابوں پر زہریلی گیسوں کا چھڑکاؤ کر رہی ہے جن کی طرف لوگ بھاگے جا رہے ہیں۔ زہریلا پانی پینے سے سیکڑوں لوگ خود موت کی ابدی نیند سو جاتے ہیں۔ لاشوں کا انبار لگ جاتا ہے۔

کتنا بڑا ہے یہ سانحہ اور کتنا دردناک ہے کتنا ہولناک ہے یہ جرم! سیکڑوں لاشیں غاروں میں، سیکڑوں صندوقوں میں، سیکڑوں سڑکوں پر، سیکڑوں نہروں کے کنارے، سیکڑوں پہاڑوں پر، بچوں، بوڑھوں، عورتوں کی لاشیں ہی لاشیں۔ یہ کتنا ہولناک حادثہ فاجعہ ہے۔ شام سایہ فگن ہوتی ہے زندہ باقی رہ جانے والے لوگوں کو توقع ہوتی ہے کہ وہ لوگ شہر سے بھاگ جانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن صدام کے جہاز آکر رات کی تاریکی کو روشنی میں بدلنے والے بم برساتے ہیں تاکہ اندھیری رات دن کی روشنی میں بدل جائے۔ اور مجرمانہ اور گناہ آلود بمباری جاری رہے شہروں اور دیہاتوں پر دھواں چھا گیا۔ ہر گھر میں زہریلی گیسیں پھیل گئیں۔ حادثہ کا سلسلہ جاری رہا۔ زخم گہرے ہوتے گئے۔ ۱۲ بجکر ۱۰ منٹ پر بمباری رک گئی۔ جرم کا سلسلہ بند ہو گیا مجرموں کو اپنی مجرمانہ کارروائیاں روکنی پڑیں سارے لوگوں کو ہلاک کیا جا چکا ہے گھر برباد کر دیئے گئے ہیں۔ پہاڑیوں کی چوٹیوں پر بھی جرم کی کاشت ہوئی ہے کھیت اور باغات اور سبزیوں کو بھی ملوث کر دیا گیا ہے آسمان اس صدامی حرکات پر گواہ ہے !!!

ہوا باز صدام کو مبارکباد کا پیغام دیتے ہیں جو لحظہ بہ لحظہ اس کارروائی کی نگرانی کر رہے ہیں

فضا میں صدام کا قہقہہ بلند ہوتا ہے حلبچہ کا کام تمام ہو گیا۔ لوگ مر گئے۔ نسلیں تباہ و برباد ہو گئیں۔ کھیتیاں اجڑ گئیں!!! (رہے نام اللہ کا)

سب لوگ چلے گئے، ہوائی جہاز، ہواباز، جن کی زندگی باقی تھی، باقی رہ گئے۔

حادثہ کے اثرات باقی ہیں چند دن گزر جانے کے بعد کچھ لوگ مسمار و برباد علاقوں میں گئے۔ شیخ عبداللطیف برزنجی۔ شیخ محمود آزادی، شیخ ابوبکر صدیقی شیخ عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز وغیرہ وہاں اس لیے گئے کہ گھروں غاروں اور سڑکوں پر پڑی لاشوں کے دفنانے کا انتظام کریں۔ علماء اور نوجوانوں نے سڑکوں راستوں اور گلیوں میں (۵۰۴) لاشوں کا شمار کیا۔ ان کو دفنایا۔ باقی لوگوں کا علم صرف اللہ رب العزت کو ہے۔ ان لوگوں نے مجبوراً اجتماعی قبروں میں ان مردوں کو دفنایا۔ راکٹوں کے پھٹنے سے جو گڑھے ہو گئے تھے اکثر لاشوں کو انھیں میں دفنا دیا گیا۔ مردوں کے اعضاء اور ہڈیوں کو جمع نہیں کیا جا سکا!!

شیخ محمود آزادی کا بیان ہے کہ انھوں نے ۱۵۱ لاشیں صرف ایک غار سے برآمد کیں۔ اور ۱۲۰ قدم کی مسافت میں ۱۱۳ لاشیں دیکھیں۔

۲۵ ہزار مسلمان جو باقی بچے وہ دائمی معذوری اور مختلف بیماریوں کا شکار رہ گئے۔ ان کے علاج معالجہ کا معاملہ بڑا اہم ہے۔

مغربی ممالک میں سے سویڈن، ناروے سوئٹزرلینڈ، مغربی جرمنی، امریکہ جاپان نے اپنے اپنے ہسپتالوں میں سیکڑوں افراد کا علاج کیا۔

حلبچہ اور اس کے مضافات کے شہروں اور دیہاتوں سے ۷ ہزار مسلمان ہجرت کر کے کہاں گئے؟ ایک ایسے گمنام علاقے میں جہاں جاڑے میں برفباری اور گرمی میں سخت دھوپ اور تند و تیز ہواؤں سے ان کو پالا پڑا ہے ان کے پاس کھانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ سم کی خرابی کے باعث اور زہریلی گیسوں اور کیمیائی ہتھیاروں کے سبب پھیلے مزمن امراض سے ان مہاجرین میں سے ۶ ہزار سے زیادہ لوگ لقمۂ اجل بن گئے۔ مرنے والوں کی تعداد (۱۱۵۴) ہو گئی۔ جاڑے اور بھوک سے

جو لوگ مرگئے وہ اس کے علاوہ ہیں۔

بعض لوگوں نے آنکھوں دیکھا حال بتایا۔ کہ دسمبر ۱۹۸۸ء میں "الوخیمہ" میں ۵۷ حلبچی مہاجرین کا انتقال ہوا۔ یتیموں کی تعداد میں اور اضافہ ہوگیا۔ حلیب احمر کے اعداد و شمار کے مطابق ۷۹۶ یتیم صرف ۵ خیموں میں ملے اور سات خیموں میں ۱۲۳۳ ۶۴ محتاج و فقیر۔ کرد مسلم قوم کے ۷۰ ہزار افراد بے گھر ہوگئے۔ اس طرح صلاح الدین ایوبی کی بے گھر، خانماں برباد اولاد صدام کی مجرمانہ کارروائیوں کے نتیجہ میں اب ۲ لاکھ ۷۱ ہزار نفوس پر مشتمل ہے!!!

امریکی ٹیلی ویژن نے حلبچہ اور اس کے مضافات کے گاؤں کی بڑی خوفناک فلم بنائی ہے۔ گلیوں، سڑکوں اور غاروں میں بڑی لاشوں ہزاروں زخمیوں اور زہریلی گیسوں اور کیمیائی بیماری سے پیدا ہونے والے امراض کو فلمایا تیزان شہروں و دیہاتوں کے مکانات کس طرح تباہ و برباد کر کے زمین بوس کر دیے گئے کس طرح کھیتیاں برباد کی گئیں نسلوں کو تباہ کیا گیا۔ یہ ساری چیزیں امریکی ٹیلی ویژن نے فلمائیں۔

بین الاقوامی ادارہ حقوق انسان نے سانحہ حلبچہ کی ایک مفصل رپورٹ تیار کی ۷ ہزار مسلمانوں کے خلاف کس طرح صدام حسین نے یہ مجرمانہ اقدام کیا ہے؟ اس سے پردہ اٹھایا۔ اس تنظیم نے عالمی ادارہ صحت سے کیمیاوی ہتھیاروں سے متاثر مریضوں اور زخمیوں کے علاج کا مطالبہ کیا۔ نیز پناہ گزینی و آبادکاری کی تنظیموں سے بہادروں میں پناہ گزین افراد کے لیے تعاون کی اپیل کی ہے۔ اقوام متحدہ نے جرائم کے آثار کے مشاہدہ کے لیے اپنا مندوب ارسال کیا ہے۔ مندوب نے جو رپورٹ پیش کی اس سے اس حادثہ کے حجم و ضخامت کا اندازہ ہوتا ہے۔ امریکی کانگریس نے حلبچہ کے علاقے کی زیارت کے لیے ایک وفد بھیجا۔ وفد نے صدام کی مجرمانہ کارروائیوں کا مشاہدہ کیا اور لوگوں کے بیانات لیے۔

صدام نے کس طرح لوگوں کو ہلاک کیا۔ ہوائی جہازوں نے کس طرح شہروں اور دیہاتوں کو اپنی دہشت کا نشانہ بنایا۔ انسانیت کے ساتھ زہریلی کیمیاوی گیسوں نے

کیا سادک کیا۔ تمام لوگوں نے صدام کے اس جرم پر اس کو سزا دینے کا مطالبہ کیا۔ کیونکہ اس نے قانون کی خلاف ورزی کی تھی اور نہتی کرد قوم پر ممنوع اسلحوں کا استعمال کیا تھا۔

عالمی اور عربی انسانی حقوق کی تنظیموں نے حلبجہ کے حادثہ فاجعہ کی تحقیق وتفتیش کا مطالبہ کیا لیکن سانحہ باقی رہا، جرم زندہ رہا مجرم صدام بھی زندہ و باقی ہے جس نے ہٹلر، مسولینی اور چاوچیکو کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ صدام بغیر کسی محاسبہ اور سزا کے باقی رہا حتیٰ کہ حلبجہ کی مسلم قوم کے خلاف صدام کے اس مجرمانہ فعل کی مذمت کی قرارداد بھی نہ پاس کی جا سکی۔ سارے لوگوں نے اس جرم سے تجاہل برتا۔ پھر صدام نے دوبارہ مسلم کویتی قوم کو اپنے مجرمانہ کارروائی کا نشانہ بنایا۔ اور کویت کو "دوسرا حلبجہ"۔ ہم یہ بات بہانگ دہل اور بزور کہہ سکتے ہیں کہ اگر صدام حسین پر ہم نے بندش نہ لگائی اور انسانیت کے خلاف جس منطق کا اس نے استعمال کیا ہے اس کا جواب نہ دیا تو ہم "دسیوں" حلبجہ دیکھیں گے۔ خونخوار صدام صرف کویت کو اپنا نشانہ بنا کر خاموش نہیں ہو جائے گا بلکہ اسکی دہشت گردی کا دائرہ وسیع ہو جائے گا۔ (فاعتبروا یا اولی الابصار)

اس وقت ہم عصر جدید کے سب سے بڑے جرم کے سامنے کھڑے ہیں۔ جس کا ارتکاب صدام نے کیا ہے۔ یہ مجرمانہ اقدام اسلام اور انسان کے خلاف ہے بلکہ ساری انسانیت کے خلاف ہے مسلم قوم کے اجتماعی قتل و ہلاکت کا جرم ایک ایسی قوم کی ہلاکت کا جرم جو اسلام پر مضبوطی سے جمی ہوئی تھی۔ اور صدام کے الحادی مذہب کے خلاف تھی۔ ایک ایسی مسلمان قوم کے خلاف اجتماعی قتل کا جرم جس نے ہمارے لیے صلاح الدین ایوبی کو جنم دیا تھا۔ اس لیے کہ صدام کو خوف تھا کہ حلبجہ سے کہیں اس کا منہ توڑ جواب دینے کے لیے کوئی دوسرا صلاح الدین ایوبی نہ پیدا ہو جائے۔

باقی ص ۲۲